JA IA H DA D
CENT A LIBRARY NEW DELHI
Acc. No. 1777
Date 1-4-003

[illegible] ہو [illegible] نباتات [illegible] الف ہمیں

[illegible] سیل اشک جوں بہا کیں [illegible] — بہا [illegible]

جبیں پہ مشرق [illegible] سجدہ در ہے — سلام جان [illegible]

حلقہ ریگی بہتر ہے تخت سلطنت ہو رہے — جلد رتے ہیں جا کر ایک [illegible]

بیاں کیا ہو سکے نعت نبی کی بے سمجھو رہے — کلام اللہ بیر ہے مدحت [illegible]

تم آقائے جہان ہو آفتاب نیر دائی — تمہارے سامنے سب اہتاب ماہ و اختر

مدینہ کی زمیں پاک مسجود ملائک ہے — یہی در عرش عظمت ہے زمیں کیوں ناز اس کہ

مثال آپ ہستی جہاں میں زعم باطل کا — صدا آتی حبیب کی آپ لئے بہتر ہے بستر ہے

ہو کر سرچشمۂ فیض ریگستاں کو جاری — لگا کی ضرب کاری شرک پیر اللہ اکبر ہے

الٰہی ہو زباں پہ نام پاک مصطفیٰ جاری — سنوں آواز صل علیٰ دل دار [illegible]

بلند ہے عاشق کی مدینہ کی طرف حسرت — یہی آواز آتی ہے نہاد قلب مضطر ہے

یہ حسرت ہے زیارت خواب میں ہو تو اچھی

ضیا ہیئہ اس و دیں جلوۂ رخ منور ہے

برائے ادارۂ تاریخ و تحقیق و طب

فیض السلام بقلم

حاجی الطار احمد

Fazlul Islam

۳ فروری ۱۹۲ء

رہا ہی پیشِ ظلمت جلوۂ گر شیشی ہوتی ۔ سرِ طور ہی ہوتا تو مقدس سرزمین ہوتی

یہ حسرت ہے کہ وقتِ نزع جانِ ظلمت وہیں ہوتی ۔ اسی چوکھٹ پہ سر ہوتا اسی در پر جبین ہوتی

کسی صورت تسلی قلبِ مضطر کی نہیں ہوتی ۔ فلک آہن کا ہوتا سنگِ خارا کی زمین ہوتی

جنوں کی بجلیاں گرتی خرمنِ آشیانے پر ۔ سمیر آ کر اپنے اقلیم دل آہِ آتشیں ہوتی

رہے ناکام اپنے تشنہ ذوق جبیں سائی کا ۔ نیا روز اپنے سر ہوتا نئی روز اک جبیں ہوتی

بہار اپنے زہرِ غفلت سنہری الوان تہمت میں ۔ وہی رنگِ روان ہوتا وہی نانِ جویں ہوتی

شبِ فرقت تقاضائے جنوں جامہ دریدہ ۔ ہر ساعت نیا دامن نئی روز آستین ہوتی

تڑپ کر جان دیتا خاکِ گلستانِ بطحا پر ۔ زمین سے مرحبا اور آسمان سے آفرین ہوتی

[illegible] کس میسر سی پردہ پوشی تنگ بن جاتی ۔ نہ سودائے کفن ہوتا نہ پیوندِ زمین ہوتی

نظر جم کر نہ اٹھتی گنبدِ خضرا کے دامن سے ۔ نثارِ روضۂ اقدس نگاہِ واپسیں ہوتی

منور قلب ہوتا روئے روشن کے تصور سے ۔ زبان ذکرِ حبیبِ پاک سے تر انگبیں ہوتی

فرازِ قلۂ فاران سے جو نور چمکا تھا
ضیا روشن اسی سے شمعِ ایمان و یقین ہوتی